

## 384755- حلپتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر کے پیچے رکھنے کا حکم

سوال

میں اپنی الہیہ کے ہمراہ جب بھی باہر سیر و تفریح کے لیے یا خریداری کرنے کے لیے جاتا ہوں، تو میں حلپتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچے رکھ لیتا ہوں، اس پر میری الہیہ مجھے کہتی ہے کہ: ایسے نہیں حلپتے، اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، لیکن میں میں نے اس حوالے سے کوئی حدیث نہیں سنی، تاہم میں یہ کام کسی کی نقلی میں نہیں کرتا، ہاں میں اسیے ہاتھ رکھنے سے اپنے آپ کو قدرے راحت میں پاتا ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ حلپتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر اس طرح رکھنا کہ دائیں کو پڑا ہوا ہو اور انہیں کو کھکھ کے برابر کمر پر رکھا ہوا ہو، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس حوالے سے کوئی صحیح حدیث ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سب کی طرف سے بہترین صلح عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

ہمیں ایسی کوئی حدیث نہیں ملی جو کمر کے پیچے ہاتھ اس طرح رکھنے سے منع کرتی ہو کہ ایک ہاتھ نے دوسرا سے کو پڑا ہوا ہو۔

کچھ معاصر اہل علم سے ایسی ہی کچھ صورتوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ان سے منع کر دیا، اور اس کے لیے دلیل یہ دی کہ یہ کافروں کا انداز ہے، اور یہ طریقہ کاروہیں سے آیا ہے، اور کافروں کی مشاہد کرنے کی مانعت ہے۔

ہمیں منع کرنے والے ان اہل علم کی دلیل کا بھی علم نہیں ہے، نہ ہی اس کی کوئی صحیح وجہ ہمارے علم میں ہے۔ ویسے سوال میں مذکور حلپنے کا انداز پوری دیکھ کے لوگوں میں مروج ہے، اس طریقہ کو کسی خاص علاقے یا گروہ کے ساتھ مختص نہیں کر سکتے۔

جب معاملہ ایسا ہی ہے تو عادات کے متعلق جب تک اس کے حرام ہونے کی دلیل پیش نہ کی جائے تو وہ اپنے اصلی حکم یعنی اباحت پر ہوگی، اس لیے بغیر دلیل کے اس سے روکا نہیں جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عادات میں اصل حکم جواز ہے، اس لیے صرف کسی ایسی عادت سے ہی روکا جائے گا جو شریعت میں حرام ہو، وگرنہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان : **[فُلَّ أَرَأَتُمْ هَا أَنْزَلَ اللَّهُ لِكُمْ مِنْ رِزْقِنِي فَلَمْ يُمْنَعْ]** [ترجمہ: کہہ دیجیے! تم سب بتلاوکہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ رزق نازل کیا ہے، تم نے من مانی کرتے ہوئے اس میں کچھ کو حلال اور کچھ کو حرام قرار دے دیا ہے۔] میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے مشرکین کی مذمت کی ہے جو دین میں ایسی باتیں شامل کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت ہی نہیں دی، اور ایسی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار نہیں دیا۔۔۔ یہ اصول بہت ہی عظیم الشان اور نہایت مفید ہے۔" ختم شد "مجموع الفتاوی" (16-29)

آپ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں :

"سابقاً اہل علم میں سے کسی کا مجھے اس حوالے سے کوئی اخلاقی تبصرہ معلوم نہیں ہے کہ: جس چیز کی حرمت کی دلیل شریعت میں نہیں ہے وہ مباح ہے، منع نہیں ہے۔ اس حوالے سے اصول فقه اور فروع فقہ پر گفتگو کرنے والے بہت سے اہل علم نے صراحت کے ساتھ بات کی ہے، بلکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ نے تو اس بات پر یقینی طور پر یا ایسے ظنی طور پر کہ وہ یقینی

ہی ہو؛ اجماع نقل کیا ہے "ختم شد  
"مجموع الفتاویٰ" (21/538)

اس لیے بنیادی طور پر اصول یہ ہے کہ : اس انداز سے چنانجاڑے ہے، کیونکہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس میں اس انداز کو حرام قرار دیا گیا ہو۔

والله اعلم